بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Surah Al-Hadid Chapter 57 Verse 28

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾

Jama'at Ahmadiyya	ابوالاعلی مودودی [57:28]	جالندہری [57:28]
[57:29] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔	اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے	مومنو! خدا سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے
احمد علی [57:28]	**محمد حسین نجفی [57:28]**	**طاہر القادری [57:28]**
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایسا نور عطا کرے گا تم اس کے ذریعہ سے چلو اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم ولا ہے	اے ایمان والو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور اس کے رسول (ع) پر (کماحقہٗ) ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور عطا کرے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور (تمہارے قصور) تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔	اے ایمان والو! اللہ کا تقوٰی اختیار کرو اور اُس کے رسولِ (مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصّے عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرما دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے،

ھمارے عالیشان معزز و عظیم مالک ھمارے اللہ تعالےٰ جی نے قرآنِ مجید کی اِس آیت 57:28 میں خاص طور سے اُن لوگوں کو مخاطب فرمایا ھے جو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو اللہ تعالے کا بھیجا ہوا (رسول) مانتے ہیں ۔ کیونکہ جب بھی ہمارے اللہ تعالےٰ، قرآنِ مجید میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کے اِلفاظ سے کوئی آیت شروع کریں اور اُس آیت سے منسلک پچھلی آیات میں کسی خاص نبی یا رسول کا حوالہ بھی نہ ہو تو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے مراد وُہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو محمد ﷺ پر ایمان لا چکے ہوں۔

اللہ تعالےٰ ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہیں ۔ اِس آیت 57:28 میں اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا کہ : وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ تو یہاں اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کہہ سکتے کہ محمد ﷺ پر ھی ایمان لے آؤ ۔ ایسا ترجمہ کرنا اللہ تعالےٰ کی ذھانت، حکمت، وقار کی توھین کرنے کے مترادف ہو گا۔ اگرچہ ھماری قوم کے اکثر ترجمہ کرنے والوں نے نادانستگی میں ایسے ترجمے کر دیے ہیں جن سے ظاھر ہو رہا ھے کہ جیسے (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ نے محمد ﷺ پر ھی ایمان لانے کا حکم فرمایا ھے ۔ ایسے غلط ترجموں کی وجہ سے ہمارے اللہ تعالےٰ کے وقار اور کلام۔ دونوں کی توہین ہوتی ھے۔ یہ دھوکہ لگتا ھے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں بعض جھوٹے وعدے بھی کئے ہوئے ہیں ۔ اور (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ مومنوں کو مومن ہونے کا فرما رھے ہیں ۔ استغفر اللہ ربّی ۔

اللہ تبارک و تعالےٰ نے قرآنِ مجید کی اِس آیت 57:28 میں مومنین کے ساتھ ایک معاہدہ بیان فرمایا ھے۔ وُہ معاہدہ یہ ھے کہ اے مومنوں تُم یہ دو مذکورہ کام کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہارے لیے یہ تین کام کرے گا۔ کیا یہ ممکن ھے کہ مومنوں نے تو وہ دونوں کام کر دیے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے جوابی تین کام کرنے سے (نعوذ باللہ) منحرف ہو گئے یا بھول گئے ؟

پاکستانی قوم کے موجودہ حالات سے ظاہر ھے کہ اِس قوم پر- محمد مصطفٰے ﷺ پر ایمان نہ لانے والی قوموں سے دوگُنی رحمت بھی نہیں ہے اور خالصاً ھماری قوم کے لئے بنائے ہوئے الٰہی نور کا بھی کوئی نشان نظر نہیں آرہا ھے۔ اللہ تعالےٰ کے وعدے تو ضرور سچے ہوتے ہیں۔ پھر غلطی کہاں ھے یا کیا ھے ؟ اپنے اپنے دِل سے سوچیں!

سیدھا اور سچا حل یہی ھے کہ اِس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد کے زمانوں میں۔ آپ ﷺ کی اُمت میں آنے والے ہر ایک رسول کو مان لینے (یا ایمان لانے) کا معاہدہ بیان فرمایا ہوا ھے ۔ اگر یہ معانی یا تفہیم تسلیم نہ کئے جائیں تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ معاہدہ کر کے بعد میں منحرف ہو گئے ۔ استغفر اللہ ربی ۔ آپ سب کے دلوں

میں ضرور احساس موجود ہو گا کہ اللہ تبارک وتعالےٰ تو ہر ایک عیب اور بُرائی سے پاک ہیں۔ لہذا اللہ تعالے کا عہد ضرور سچ ہو گا ۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بالکل سچ ھے کہ ہماری قوم (پاکستانی) کی اِجتماعی حالت، قطعاً ایسی نہیں ھے جِس کو اللہ تعالے کی رحمت اور مغفرت سے بھرپور اور خاص نورِ الٰہی سے منور حالت کہا جاسکے ۔

لازماً یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اِس آیت 57:28 میں اللہ تعالےٰ نے جِن تین انعامات کا وعدہ فرمایا ہوا ھے۔ وُہ تینوں انعامات ھماری قوم (خصوصاً پاکستانی قوم) کو نہیں مل رھے ۔ چونکہ اِس آیت میں **تقوہ کی مقدار یا معیار کی کوئی شرط نہیں ھے** اور ہمارے عزت اور وقار والے اللہ تعالےٰ جی۔ معاہدہ لکھ چُکنے کے بعد شرائطِ معاہدہ کو بڑھانے یا بدلانے والے بھی نہیں ہیں ۔ لہذا ہماری قوم (اِجتماعی طور پر) اِس آیت میں بیان فرمودہ۔ تقوہ اختیار کرنے والی شرط کو تو پورا کر رہی ھے ۔ صرف ایک ھی ممکنہ وجہ ہو سکتی ھے: کہ: ھماری قوم نے **وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ** کے مطابق اللہ تعالےٰ کے کِسی رسول کو نہیں مانا۔ **اِس معاہدہ میں اللہ تعالےٰ تو خاص طور سے اُن رسولوں کی بات کر رھے تھے جو حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی زندگی کے بعد (فرداً۔ فرداً) مومنین کے مختلف ملکوں میں۔ مختلف زمانوں میں۔ مختلف زبانوں میں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں** ۔ شیطان مردود کِسی طرح ھماری قوم کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا ۔ اور ہمارے بہت سارے علماء اور ترجمہ کرنے والے اُس مردود دُشمن (شیطان الرجیم) کے دھوکے میں آگئے ۔ جِس کے نتیجہ میں۔ ھماری قوم نے ۔ اِس آیت 57:28 میں بیان فرمودہ رسولوں کو ماننے سے اِنکار کر دیا ۔ لہذا ہماری قوم اِس آیت میں بیان شدہ الٰہی وعدہ سے خود ھی محروم ہو گئی ھے۔ ہمارے معزز و محترم اللہ تعالے کا وعدہ آج بھی لفظاً لفظاً سچا ھے ۔ ہماری قوم اپنے غلط ترجموں۔ اور غلط عقیدے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی رحمتوں۔ مغفرتوں اور انوارِ الٰہیہ سے محروم رہتی چلی جارہی ھے ۔ آج بھی اگر ہماری قوم اِس آیت کے مطابق **وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ** کی شرط کو پورا کرنے کیلئے تیار ہو جائے۔ تو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ اپنے معاھدہ کے مطابق وُہ تینوں اِنعامات (رحمت، مغفرت، نور) عطا فرماتے چلے جائیں گے ۔ اللہ تعالےٰ ہماری قوم پر رحم فرمائے ۔ ہمارے مذھبی اور سیاسی راہنماؤں کو قرآنِ مجید کی آیات کے حقیقی معنی سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام: اللہ جی کا عاجز بندہ ۔ صبغت اللہ

آج: مورخہ 17 اکتوبر 2012 ھے۔